؎ میر بھی کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب　　اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

پاک امریکہ
اسٹریٹیجک مذاکرات

اپنے مسائل کے حل کیلئے دوسروں کی طرف نظریں کیوں؟

افغان وار سے لے کر اب تک امریکی ڈکٹیشن نے یہ دن اٹھائے ہیں اور اب دوبارہ ہم مسیحائی کیلئے اسی طرف رجوع کر رہے ہیں، اپنی معصومیت پر آنسو بہانے کو دل چاہتا ہے۔

پانی و بجلی کے خوفناک بحران، مہنگائی، بیروزگاری، تشدد، بدامنی یہ ہمارے چیلنجز ہیں حکمران ان مسائل کے حل کیلئے غیروں سے امیدیں لگا کر اپنی نااہلی کا اعلان کر رہے ہیں۔

ہمیں اپنے مسائل کا تجزیہ، بیماریوں کی تشخیص اور علاج خود کرنا ہوگا بدقسمتی سے ملک کی سیاسی منڈی میں بھڑکیں، دعوے اور غیر حقیقی نعروں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا۔

کراچی (حدیبیہ نیوز) اخباری اطلاعات کے مطابق پاک امریکہ اسٹریٹیجک مذکرات کے آغاز میں دونوں طرف سے گرم جوشی کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا پہلے دن دفاعی سامان میں تھرمل پلانٹس اور دیگر فوجی اخراجات دینے کی یقین دہانی حاصل کی گئی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے شاہ محمود قریشی کے ساتھ انتہائی خوشگوار موڈ میں پریس کانفرنس کے دوران خوشخبری سنائی کہ پاکستان کو توانائی کے شعبے میں ساڑھے بارہ کروڑ ڈالر امداد فراہم کی جائے گی پاکستانی مصنوعات کو امریکی منڈیوں تک رسائی اور ایئر لائنز کو امریکہ کے 5 شہروں میں آپریشن کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ یہ تو وہ ہے جو پاکستان کو دیا گیا ہے یا دینے کی یقین دہانی کرائی گئی لیکن پاکستان سے لیا کیا گیا ہے؟ اخبارات اس بارے میں خاموش نظر آتے ہیں۔ پاک امریکہ اسٹریٹیجک مذاکرات سے ہماری حکومت بہت پر امید ہے بدقسمتی سے حکومت قوم کو خودداری اور خوداعتمادی کا کوئی بھی پیغام دینے سے قاصر ہے۔ ملکی مسائل اسقدر سنگین صورتحال اختیار کر چکے ہیں کہ سوچنے سمجھنے والا ہر شخص فکرمند اور پریشان ہے۔ سیاسی قیادت کی لاپرواہیوں، غفلتوں، حماقتوں، مفاد پرستیوں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی ہوس نے ملک کے مسائل کو پیچیدہ اور

گھمبیر بنا ڈالا ہے۔ بجلی جو گھر سے لے کر فیکٹریوں کارخانوں اور دفاتر کی لازمی ضرورت ہے کا بحران خوفناک شکل اختیار کر چکا ہے بجلی کی کمی 5000 میگا واٹ تک پہنچ چکی ہے پانی کا حال یہ ہے کہ منگلا اور تربیلا ہمارے دونوں آبی ذخیرے ڈیڈ لیول پر ہیں، مہنگائی اور بیروزگاری کا المیہ ہے کہ لاکھوں گھروں میں چولہے جلنا مشکل ہو چکے ہیں گلی گلی المیے جنم لے رہے ہیں تنگدستی ہاتھ پھیلانے پر مجبور کر رہی ہے اگر عوام کو فوری معاشی ریلیف نہ ملا تو لاء اینڈ آرڈر کی بدترین صورتحال جنم لے سکتی ہے جس کا ایک ٹریلر مری اسلام آباد کی سڑکوں پر چل چکا ہے۔ بدامنی کی صورتحال معاشی ترقی کی راہ میں سدراہ بنی ہوئی ہے آئے دن دہشت گردی کے واقعات نے معیشت کا پہیہ جام کر رکھا ہے۔ ایک طرف انتہا پسندوں کی دہشت گردی ہے دوسری طرف جرائم کی شرح میں ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے اس صورتحال نے لوگوں کو ذہنی طور پر چڑچڑا اور تشدد پسند بنا دیا ہے ہر سطح پر کھینچا تانی اور لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ مسائل سنگین ضرور ہیں لیکن ہمارے اپنے مسائل ہیں ان مسائل کو خود اعتمادی کے ساتھ اپنی منصوبہ بندی سے حل کرنے کی ضرورت تھی لیکن بدقسمتی سے ایک مرتبہ پھر ہم مسیحائی کے لئے امریکہ کی طرف دیکھ رہے ہیں گزشتہ تیس سال سے جس کی مسیحائی نے ہمیں بسترِ مرگ پر پہنچا دیا ہے صورتحال اس شعر کے مصداق ہے ؎

میر بھی کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے بیٹے سے دوا لیتے ہیں

اپنی اس سادگی اور معصومیت پر آنسو بہانے کو دل چاہتا ہے صحیح بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے مسائل کا تجزیہ اور امراض کی تشخیص اور علاج خود کرنا ہو گا لیکن ادھر بھی مایوسی جان نہیں چھوڑتی بدقسمتی سے ملکی افق پر کسی ایسی قیادت کے ابھرنے کے دور دور تک آثار نظر نہیں آ رہے جو قائدانہ اوصاف سے متصف ہو اور قوم کو در پیش چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکے ملک کی سیاسی منڈی میں بھڑکیں، دعوے اور غیر حقیقی نعرے لگانے والی قیادتیں ہیں جو وقتی، عارضی اور محدود حل کے سوا کچھ سوچنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں کچھ آوازیں امید کی کرن بنتی ہیں لیکن ملک میں رائج جاگیردارانہ نظام میں وہ آوازیں اتنی کمزور اور نحیف ہیں جو طاقتور بھڑکوں کے شور میں دب کر رہ جاتی ہیں۔

بشکریہ: ہفت روزہ ''حدیبیہ'' کراچی 26 مارچ تا 10 اپریل 2010ء